﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾ (قرآن کریم)

عورت کا محافظ اسلام

از افادات

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی دامت برکاتہم

فہرست عناوین

نمبر شمار	عناوین	نمبر صفحات
۱	عورت کے بارے میں غلط فہمیاں	۸۳
۲	اسلام میں پردے کا حکم	۸۵
۳	یورپ کی بے پردگی	۸۵
۴	پردہ کا نفع	۸۶
۵	غلامی یا آزادی	۸۶
۶	عورت گھر کی ملکہ	۸۷
۷	اسلام کا عورت پر احسان	۸۷
۸	ایک عجیب پردہ پوشیدہ	۸۷
۹	عورت کی گواہی	۸۹
۱۰	بہت اچھا سوال	۹۰
۱۱	پیارے نبی ﷺ کا جواب	۹۰
۱۲	عورت کے ساتھ اسلام کی شفقت	۹۰
۱۳	کنواری لڑکی کا اعزاز	۹۱
۱۴	شادی شدہ عورت کے اجر میں اضافہ	۹۱
۱۵	اللہ تعالیٰ کی سفارش	۹۲
۱۶	حاملہ عورت پر اللہ کی مہربانی	۹۲
۱۷	دوران حمل کراہنے پر اجر	۹۲
۱۸	دردِ زہ پر اجر و ثواب	۹۳
۱۹	بچہ جنتے وقت عورت کا انتقال	۹۳
۲۰	بچے کی ولادت پر ماں کو انعام	۹۳
۲۱	بچے کو "اللہ" سکھانے پر اجر	۹۳
۲۲	بیٹے کو ناظرہ قرآن پاک پڑھانے کی فضیلت	۹۳
۲۳	قرآن پاک حفظ کرانے کی فضیلت	۹۳
۲۴	گھریلو کام کاج پر اجر	۹۵
۲۵	نیت کا فساد	۹۵
۲۶	اپنی نیت درست کریں	۹۶
۲۷	اچھی نیت کا ثمرہ	۹۷
۲۸	ماں باپ کو ملنے کی فضیلت	۹۸
۲۹	بچوں کی تربیت کی	۹۹
۳۰	قرآن پاک سے لگاؤ	۱۰۰
۳۱	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذوقِ عبادت	۱۰۰
۳۲	قابلِ رشک عورتیں	۱۰۰
۳۳	عورت گھر کی زینت	۱۰۱

الله الله الله

اقتباس

☆

اسلام نے عورت پر روزی کمانا، زندگی میں کبھی فرض نہیں کیا، بیٹی ہے تو باپ کا فرض ہے کہ وہ بیٹی کو روٹی کما کر کھلائے، اگر بہن ہے تو بھائی کا فرض ہے کہ کما کر لائے، اگر بیوی ہے تو خاوند کا فرض ہے کہ کما کر لائے، اگر ماں ہے تو اولاد کی ذمہ داری ہے کہ وہ کمائے اور اپنی ماں کو لا کر کھانا کھلائے، گویا عورت پر پوری زندگی میں اسلام نے روزی کمانے کا بوجھ نہیں ڈالا، بلکہ اسکے قریبی محرم مردوں کی ذمہ داری لگائی کہ تم نے کمانا ہے اور اس عورت کو گھر میں لا کر دینا ہے، یہ گھر کی ملکہ بن کر رہے گی، بچوں کی تربیت کرے گی اور گھر کی اندرونی زندگی کے تمام معاملات کو سنبھالے گی، اب بتایئے کہ کس معاشرہ نے عورت کو زیادہ آسانی کی زندگی دی، اسلام نے یا یورپ نے؟۔

(از افادات)

حضرت مولانا پیر

حافظ ذوالفقار احمد صاحب

نقشبندی مجددی زید مجدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ، اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (پ۱۴ نحل)

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَقَامٍ آخَرَ :

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ☆ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَقَامٍ آخَرَ: وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ☆ (پ۲ بقرة)

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اللّٰهم صلِّ علٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اللّٰهم صلِّ علٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اللّٰهم صلِّ علٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

عورت کے بارے میں غلط فہمیاں

آج کل اسلام دشمن قوتوں نے عجیب پروپیگنڈہ شروع کر دیا ہے۔ جس سے وہ مسلمان عورتوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں پر بہت زیادہ پابندیاں لگادی ہیں، ہمارے معاشرے کی کئی پڑھی لکھی مستورات، خواتین اور بچیاں غلط فہمی کا شکار ہو جاتی ہیں اور وہ یہ سمجھتی ہیں کہ شاید ہمیں ہمارے جائز حقوق نہیں دیئے گئے، حالانکہ بات ہرگز ایسی نہیں ہے۔

اسلام میں پردے کا حکم

دیکھئے! سب سے پہلی بات تو یہ کی جاتی ہے کہ اسلام نے عورت کو پردے میں رہنے کا حکم دیا ہے: جب کہ غیر مسلم معاشرہ میں عورت بے پردہ پھرتی ہے، تو یہ بات سمجھنی بہت آسان ہے کہ عورت پردے میں رہے تو اس کا فائدہ عورت کو بھی ہے مرد کو بھی، آیئے یورپ کی بے پردگی کے نقصانات پر غور کیجئے۔

یورپ کی بے پردگی

سویڈن برطانیہ کے بالکل قریب یورپی دنیا کا ایک امیر ملک ہے، ہمارے ملکوں میں خسارے کا بجٹ ہوتا ہے تو اس ملک میں نفع کا بجٹ ہوتا ہے، ہم سوچتے ہیں کہ پیسہ آئے گا کہاں سے؟ اور وہ سوچتے ہیں کہ پیسہ لگائیں گے کہاں پہ؟ اتنے امیر ہیں کہ اگر اس پورے ملک کے مرد، عورت، بچے اور بوڑھے کام کرنا چھوڑ دیں، فقط کھائیں، پئیں اور عیاشی کرتے رہیں، تو وہ قوم چھ سال تک اپنے پڑے ہوئے خزانے کو کھا سکتی ہے، اگر کوئی آدمی نوکری نہیں ڈھونڈ پاتا تو وہ صرف حکومت کو اطلاع دے، تو اس کو گھر بیٹھے ہوئے ۲۰ ہزار روپیہ ماہانہ مل جایا کرے گا، اگر اس کا مکان نہیں تو حکومت اس کو مکان لے کر دیتی ہے، بیمار ہو تو پیدا ہونے سے لے کر اس کے مرنے تک اس کی بیماری پر لاکھ روپیہ لگے یا کروڑ روپیہ لگے، حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کا علاج کروائے۔

ان کے روٹی، کپڑے اور مکان کا مسئلہ تو حل ہوگیا، باقی رہ گئیں انسان کی خواہشات، وہ اس ملک میں اس حد تک پوری ہوتی ہیں کہ اس کو "جنسی خواہشات کے اعتبار سے آزاد ملک کہا جاتا ہے" جانوروں کی طرح مرد عورت ایک دوسرے کے ساتھ جہاں چاہیں، جب چاہیں ملیں، ان پر کوئی پابندی نہیں، اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ جن کو روٹی، کپڑے، مکان کی فکر نہیں، جن کی خواہشات مرضی کے مطابق پوری ہوتی ہوں ان کو تو اور کوئی غم ہی نہیں

ہونا چاہئے، مگر دو باتیں بہت عجیب ہیں، سب سے پہلی بات یہ کہ اس معاشرہ میں طلاق کی شرح ۷۰ فیصد سے زیادہ ہے، گو ۱۰۰ میں ۷۰ سے زیادہ گھروں میں طلاق ہو جاتی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس معاشرہ میں خودکشی کرنے والوں کا تناسب پوری دنیا میں سب سے زیادہ ہے، جتنے لوگ وہاں خودکشی کرتے ہیں، پوری دنیا میں کسی ملک میں نہیں کرتے، اس بے حیائی اور بے پردگی کی وجہ سے دلوں کو سکون نہیں ملتا، مرد بھی بہتر سے بہترین کی تلاش میں اور عورت بھی خوب سے خوب تر کی تلاش میں، چنانچہ سکون کی زندگی کسی کو بھی نصیب نہیں ہوتی، جس ماحول میں ۷۰ فیصد سے زیادہ عورتوں کو طلاق ہو جائے وہاں کس کو خوشی ہوگی؟ چنانچہ آج وہ ذہنی پریشانی کی زندگی گذار رہے ہیں۔

پردہ کا نفع

اسلام نے ہمیں پردے کی پابندی کا حکم دیا ہے تو اس کا فائدہ بھی ہمیں ہی ہے، گو ہمارے معاشرے میں کھانے کی چیزوں کی کمی، لباس اور مکان کی کمی ہے؛ مگر اس کے باوجود ہمارے معاشرہ میں 70 سے 0.7 فیصد بھی طلاق کی شرح نہیں ہے، ہم یہ سکھی زندگی کیوں گذار رہے ہیں؟ یہ خوشیوں بھری زندگی کیوں گذار رہے ہیں؟ اس لئے کہ اس گئے گذرے ماحول میں کچھ نہ کچھ اسلامی احکام کی پابندی باقی ہے، جس کا فائدہ خود ہمیں مل رہا ہے۔

غلامی یا آزادی

ہماری مسلمان عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ غیر مسلم معاشرے میں پردہ نہیں، جس کی وجہ سے ان کو آزادی مل گئی، نہیں! ہرگز ایسی بات نہیں ہے، میں نے یورپ میں ایک فیکٹری میں دیکھا کہ سامان اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کے لئے چار لڑکے تھے، وہ بھی بوریوں کو کمر پر رکھ کر لے جا رہے تھے، اور دو لڑکیاں تھیں، انہوں نے بھی کمر پر اپنی بوری اٹھائی ہوئی تھی اور وہ بھی چل رہی تھیں،

تو میں نے اس فیکٹری کے منیجر سے کہا کہ یہ کیا Non Sence ہے کہ آپ نے لڑکیوں کو یہ کام دے دیا، وہ کہنے لگا: جی اگر یہ کام نہیں کریں گی تو پھر کھائیں گی کہاں سے؟ عورت کو آزادی ملی! کہ اب وہ بوریاں کمر پہ اٹھا کر قلیوں کی طرح فیکٹری میں کام کر رہی ہے، کیا اس کا نام آزادی ہے؟

دیکھئے! پاکستان میں NLC کے بڑے بڑے ٹریلر کراچی سے پشاور تک چلتے ہیں، اس سائز کے بڑے بڑے ٹریلر یورپ میں لڑکیاں بھی چلاتی ہیں، جس طرح ڈرائیور راستے میں کسی جگہ رات ہونے پر چائے پانی پی لیتے ہیں اور چارپائی بستر کرائے پر لے کر سو جاتے ہیں، بالکل اسی طرح چارپائی بستر کرائے پر لیکر ڈرائیور لڑکیاں سو جاتی ہیں، یہ عورت کو عزت ملی یا ذلت ملی؟ فیصلہ آپ خود کر لیجیے۔

عورت گھر کی ملکہ

اسلام نے عورت پر روزی کمانا، زندگی میں کبھی فرض نہیں کیا، بیٹی ہے تو باپ کا فرض ہے کہ وہ بیٹی کو روٹی کما کر کھلائے، اگر بہن ہے تو بھائی کا فرض ہے کہ کما کر لائے، اگر بیوی ہے تو خاوند کا فرض ہے کہ کما کر لائے، اگر ماں ہے تو اولاد کی ذمہ داری ہے کہ وہ کمائے اور اپنی ماں کو لا کر کھانا کھلائے، گویا عورت پر پوری زندگی میں اسلام نے روزی کمانے کا بوجھ نہیں ڈالا، بلکہ اسکے قریبی محرم مردوں کی ذمہ داری لگائی کہ تم نے کمانا ہے اور اس عورت کو گھر میں لا کر دینا ہے، یہ گھر کی ملکہ بن کر رہے گی، بچوں کی تربیت کرے گی اور گھر کی اندرونی زندگی کے تمام معاملات کو سنبھالے گی، اب بتایئے کہ کس معاشرہ نے عورت کو زیادہ آسانی کی زندگی دی، اسلام نے یا یورپ نے؟

اسلام کا عورت پر احسان

اگر آپ غور کریں تو یہ بات بہت واضح نظر آئے گی کہ اسلام نے صنفِ نازک کے ساتھ نرمی کا معاملہ برتا ہے، اس لئے کہ مرد کو اللہ نے طاقت دی،

عورت کو اس کے مقابلہ میں جسمانی اعتبار سے کمزوری دی ہے، نزاکت دی ہے، لہٰذا عورت کی ذمہ داریاں بھی اسی طرح کی ہیں جس طرح اللہ نے اس کا جسم بنایا ہے، اور مرد کی ذمہ داریاں بھی اسی طرح کی ہیں جس طرح اللہ نے اس کا جسم سخت جان بنایا ہے۔

ایک عجیب پروپیگنڈہ

پچھلے دنوں ایک پروپیگنڈہ ہمارے ملک میں بھی ہوتا رہا کہ اسلام میں عورت کو آدھا شہری تصور کیا جاتا ہے، یعنی عورت کی دیت آدھی ہوتی ہے اور عورت کی گواہی آدھی ہوتی ہے، یہ ایسا سوال ہے کہ کالجوں، یونیورسٹیوں اور اسکولوں میں لڑکیاں ایک دوسرے سے پوچھتی ہیں، اگر آپ غور کریں تو یہ معاملہ بہت آسانی سے سمجھ میں آنے والا ہے، میں اس پر تھوڑی سی روشنی ڈال دیتا ہوں۔

اگر کوئی قاتل مقتول کو ارادے سے قتل کرے تو اسے ”قتل عمد“ کہتے ہیں، اور اگر بغیر ارادے کے قتل ہو جائے تو اسے ”قتل خطا“ کہتے ہیں، قتل عمد ہو تو اس کا قصاص ادا کرنا پڑتا ہے اور اگر قتل خطا ہو تو پھر اس کی دیت دینی پڑتی ہے، مطلب یہ کہ اگر خاوند مارا گیا تو اس کی بیوی کو اس کی دیت ملے گی، اور اگر بیوی ماری گئی تو خاوند کو اس کی دیت ملے گی۔

شریعت کا حکم یہ ہے کہ اگر خاوند مرے گا تو بیوی کو پوری دیت ادا کی جائے گی اور اگر بیوی مرے گی تو خاوند کو اس کا آدھا ادا کیا جائے گا، اس صورت میں رونا تو مردوں کو چاہئے تھا کہ دیکھو جی! ہمارے ساتھ ناانصافی ہے، ہم مریں گے تو عورت کو پورا حصہ ملے گا، عورت مری تو ہمیں آدھا حصہ ملے گا، مردوں نے تو کیا رونا تھا الٹا غلط فہمی عورتوں میں ڈال دی گئی کہ جی! عورت کی دیت آدھی ہوتی ہے، اور اللہ کی بندی! عورت کی دیت آدھی ہوتی ہے تو پیسہ مل کس کو رہا ہے؟، وہ تو خاوند کو مل رہا ہے، جہاں مرد کے لینے کا معاملہ تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو نصف دلوایا

اور جہاں عورت کے لینے کا معاملہ تھا اسے مرد سے دوگنا دلوایا، گویا عورت کے ساتھ ہمدردی کی گئی۔

عورت کی گواہی

اسی طرح گواہی کے معاملہ میں کہتے ہیں کہ عورت کی گواہی آدھی ہے، آپ نے دیکھا ہوگا کہ لوگ اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتے دیکھتے ہیں؛ لیکن گواہ نہیں بنتے، کس لئے؟ کہ جی کون مصیبت میں پڑے؟ کون گواہیاں بھگتے؟ کون چکر لگائے عدالتوں کے؟ اور پھر قاتلوں کے ساتھ دشمنی کون لے؟ دیکھنے میں بھی آیا ہے کہ لوگ تو عدالت کے اندر گواہوں کو قتل کردیا کرتے ہیں، ان کی جان، مال عزت، آبرو ہر چیز خطرہ میں ہوتی ہے، گویا گواہی دینا ایک بوجھ ہے، اسی لئے کئی لوگ اس بوجھ کو ادا کرنے سے کتراتے ہیں اور دیکھنے کے باوجود خاموش ہوجاتے ہیں، کسی کو کچھ نہیں کہتے، جہاں مرد نے گواہی دینی تھی تو حکم دیا کہ تمہاری گواہی پوری گواہی ہوگی، تمہارے سر پر پورا بوجھ رکھا جائے گا، اور جہاں عورت نے گواہی دینی تھی تو فرمایا ہم پورا بوجھ تمہارے اوپر نہیں رکھتے، تم دو عورتیں آدھا آدھا بوجھ مل کر اٹھالو، تاکہ اگر کوئی تمہارے ساتھ دشمنی کرے گا تو وہ ایک خاندان کے ساتھ نہیں؛ بلکہ دو خاندانوں کے ساتھ دشمنی لے رہا ہوگا، تمہارے اوپر جو بوجھ آئے گا وہ آدھا بوجھ ہوگا، گویا عورت کے ساتھ نرمی کردی گئی ورنہ اگر عورت کو کہہ دیا جاتا کہ آپ نے پوری گواہی دینی ہے، تو یہ پھر روتی کہ جی! اتنی بڑی ذمہ داری میرے سر پہ ڈال دی؛ اللہ تعالیٰ نے عورت کے ساتھ نرمی کا معاملہ کیا کہ گواہی دینے کا وقت آیا، بوجھ اٹھانے کا وقت آیا تو کہا کہ آپ دو خاندان مل کر یہ بوجھ اٹھالیں، تاکہ عورت کو تحفظ زیادہ مل سکے، اس کی جان، مال، عزت و آبرو کی زیادہ حفاظت ہوسکے، اگر ان دو مسائل پر غور کریں تو صاف طور پر واضح ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے ساتھ نرمی کا معاملہ کیا ہے۔

بہت اچھا سوال

ایک وقعہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک خاتون آکر عرض کرنے لگی: اے اللہ کے نبی ﷺ! مرد لوگ تو نیکیوں میں ہم سے بہت آگے بڑھ گئے، پوچھا، وہ کیسے؟ کہنے لگی کہ جی! یہ آپ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے ہیں، ساری ساری رات جاگ کر دشمن کی سرحد پر پہرہ دیتے ہیں اور ہم گھروں کے اندر ان کے بچوں کی پرورش کرتی رہتی ہیں، ان کو پکا کر کھلاتی رہتی ہیں، ان کی تربیت کا خیال کرتی ہیں، ان کے جان مال، عزت و آبرو کی حفاظت کرتی ہیں، ہم جہاد میں دشمن کے سامنے اس طرح راتوں کو پہرہ نہیں دیتیں، اسی طرح ہم قتال نہیں کرتیں، جس طرح مرد کرتے ہیں، یہ تو نیکیوں میں ہم سے آگے بڑھ گئے یہ تو مسجدوں میں جاکر جماعت کے ساتھ نمازیں پڑھتے ہیں، جب کہ ہم گھروں ہی میں نماز پڑھ لیتی ہیں، ہم تو جماعت کے ثواب سے بھی محروم ہو گئیں...... جب انہوں نے یہ سوال پوچھا تو اللہ کے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ سوال پوچھنے والی نے بہت اچھا سوال پوچھا۔

پیارے نبی ﷺ کا جواب

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اپنے گھر میں اپنے بچے کی وجہ سے رات کو جاگتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس مجاہد کے برابر اجر عطا فرما دیتے ہیں جو ساری رات جاگ کر دشمن کی سرحد پر پہرہ دیا کرتا ہے، گھر کے نرم بستر پر عورت کو بیٹھے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جہاد کا ثواب عطا فرما دیا، اور فرمایا کہ جو عورت اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتی ہے، اللہ تعالیٰ اس مرد کے برابر اجر عطا فرماتے ہیں، جو مسجد میں جاکر جماعت کے ساتھ تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔

عورت کے ساتھ اسلام کی شفقت

آیئے آپ کو عورت کی زندگی کے مختلف مدارج کے اجر و ثواب کے

بارے میں بتا دیتا ہوں، تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ اسلام نے عورت کے ساتھ کس قدر نرمی کا معاملہ کیا ہے، شریعت کا حکم ہے کہ جس گھر میں بیٹی پیدا کی پیدائش ہو تو اللہ تعالیٰ اس گھر میں رحمت کا دروازہ کھول دیتے ہیں، اگر دو بیٹیاں ہو گئیں تو باپ کے لئے دو رحمت بن گئیں، کہ ان کا باپ جنت میں اللہ کے پیارے نبی ﷺ کے اتنا قریب ہوگا جیسے ہاتھ کی دو انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہوتی ہیں۔

کنواری لڑکی کا اعزاز

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جب کوئی کنواری لڑکی مرجاتی ہے، جو ماں باپ کے گھر رہی تھی، فوت ہوگئی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو شہداء کی قطار میں کھڑا کریں گے، اس لئے کہ یہ کنواری تھی، یہ ماں باپ کے گھر رہ رہی تھی، اس نے اپنی عزت وعفت کی حفاظت کی، ابھی اس نے خاوند کا گھر نہیں دیکھا تھا، وہ عیش وآرام نہیں دیکھے جو خاوند کے ساتھ مل کر انسان کو نصیب ہوتے ہیں، چونکہ یہ محروم رہی اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس پر مہربانی کر دی کہ اس کو "شہید آخرت" کا درجہ دے دیا، دنیا میں تو شہید نہیں کہیں گے، مگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ شہیدوں کی قطار میں اس کو کھڑا کر دیں گے۔

شادی شدہ عورت کے اجر میں اضافہ

اس سے آگے قدم بڑھائے کہ اگر اس بچی کی شادی ہوگئی اور یہ اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرتی ہے، اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرتی ہے، تو فقہاء نے مسئلہ لکھا ہے کہ کنواری عورت ایک نماز پڑھے گی تو ایک نماز کا ثواب ملے گا اور شادی شدہ ہونے کے بعد نماز پڑھے گی تو ۲۱ نمازوں کا ثواب عطا کیا جائے گا، اس لئے کہ اب اس پر دو خدمتیں ضروری ہو گئیں: ایک خاوند کی خدمت اور ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت، جس کی وجہ سے دو بوجھ پڑ گئے، جب یہ خاوند کی

خدمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گی تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادت کے اجر وثواب کو بڑھا دیں گے، دیکھا! ایک نماز پڑھے گی؛ مگر ۲۱ نمازوں کا ثواب پائے گی۔

اللہ تعالیٰ کی سفارش

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مردوں کو سفارش کی ہے، عورتوں کے بارے میں فرمایا ﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (پ۴ النساء) "تم نے ان عورتوں کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی گذارنی ہے" دیکھئے! آج کسی کی سفارش اس کی بہن کرتی ہے، کسی کی سفارش اس کی ماں کرتی ہے، کسی کی سفارش اس کی خالہ کرتی ہے، کسی کی سفارش اس کی پھوپھی کرتی ہے، عزیز واقارب کرتے ہیں؛ لیکن عورتوں کی سفارش اللہ رب العزت اپنے قرآن میں خود فرماتے ہیں، فرمایا ﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ اے مردوں! تم نے عورتوں کے ساتھ اچھے اخلاق اور اچھے انداز کے ساتھ زندگی بسر کرنی ہے۔

حاملہ عورت پر اللہ کی مہربانی

اگر یہ عورت اپنے خاوند کے ساتھ اچھے انداز میں زندگی بسر کر رہی ہے، حتیٰ کہ اس عورت کو امید لگ گئی تو حدیث پاک کا مفہوم ہے جس لمحے اس کو حمل ہوا اسی لمحے اللہ تعالیٰ اس عورت کے پچھلے تمام گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں، اس لئے کہ اب کچھ عرصہ یہ بیماری کی حالت میں گذارے گی، چونکہ حمل کا زمانہ عورت کے لئے بیماری کا زمانہ ہوا کرتا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمادی کہ جیسے ہی حاملہ ہوئی اسی لمحے اللہ نے اس کی زندگی کے پچھلے گناہوں کو معاف کردیا۔

دوران حمل کراہنے پر اجر

اگر یہ اپنے بچے کو پیٹ میں لئے ہوئے پھر رہی ہے اور گھر کے کام کاج

بھی کر رہی ہے اور تھکن کی وجہ سے اس کی زبان سے کراہنے کی آواز نکلتی ہے مثلاً ''ہوں ہوں'' کی آواز نکلتی ہے، تو حدیث پاک میں آتا ہے کہ اس کی زبان سے تو ''ہوں ہوں'' کی آواز نکلے گی، لیکن اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتے ہیں میری یہ بندی ایک بڑے بوجھ سے عہدہ برآ ہو رہی ہے اور تکلیف کی بناء پر اس کی زبان سے ''ہوں ہوں'' کی آواز نکل رہی ہے، تم اس کی بجائے "سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر" کہنے کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دو۔

دردزہ پر اجر و ثواب

اگر بچے کی پیدائش کا وقت قریب ہو تو یہ عورت دردیں محسوس کر رہی ہے، حدیث پاک میں آیا ہے کہ ہر دفعہ عورت کو جو درد محسوس ہوتی ہے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کو ایک عربی النسل غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں، جب کہ دوسری حدیثوں کا مفہوم ہے کہ جس نے کسی ایک غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے بری فرما دیتے ہیں، اب دیکھئے کہ عورت کے ساتھ کتنی نرمی کا معاملہ کیا گیا کہ ہر ہر درد کے اٹھنے پر ایک عربی نسل کا غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا گیا ہے

بچہ جنتے وقت عورت کا انتقال

اگر بچہ کی پیدائش کے دوران یہ عورت فوت ہوگئی تو حدیث پاک میں آتا ہے کہ یہ عورت شہید مری، قیامت کے دن اس کو شہیدوں کی قطار میں کھڑا کیا جائے گا۔

بچہ کی ولادت پر ماں کو انعام

اگر بچہ صحیح پیدا ہو گیا، زچہ بچہ خیریت سے ہیں، تو حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو حکم دیتے ہیں جو اس عورت سے آ کر کہتا ہے کہ اے ماں! اللہ تعالیٰ نے تجھے گناہوں سے ایسے پاک کر دیا جیسے تو اس دن پاک تھی

جب تو اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی، دیکھا! اس نے اگر اپنے بچے کی خاطر یہ تکلیف اٹھائی تو اللہ تعالیٰ نے اس کا کتنا بڑا اجر دیا کہ اس کے پچھلے گناہوں کو اس طرح دھو دیا گیا کہ جس طرح وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی تو اس دن معصوم تھی۔

لفظ "اللہ" سکھانے پر اجر

اگر یہ عورت اپنے بچے کی اچھی تربیت کرتی ہے، اس کو "اللہ اللہ" کا لفظ سکھاتی ہے، تو حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جو بچہ اپنی زندگی میں سب سے پہلے اپنی زبان سے "اللہ" کا لفظ نکالتا ہے تو اللہ تعالیٰ ماں، باپ کے پچھلے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں، یہ کتنا آسان کام ہے کہ جب بچے کو اٹھایا تو "اللہ" کا لفظ کہا، آج ہماری بہو بیٹیاں بچے کے سامنے ممی کا لفظ کہیں گی اور کوئی زیادہ ماڈرن ہوگی تو وہ کہے گی. Twinkle twinkle little star اس مسئلہ کا پتہ نہیں کہ اگر ہم اس بچے کے سامنے "اللہ اللہ" کا لفظ پڑھا کریں گے اور اس بچے نے سب سے پہلے اپنی زبان سے "اللہ" کا لفظ بولا تو اللہ تعالیٰ ہمارے پچھلے تمام گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔

بچے کو ناظرہ قرآن پاک پڑھانے کی فضیلت

اگر اس عورت نے بچے کو قرآن پاک پڑھانے کے لئے بھیجا؛ حتیٰ کہ وہ بچہ قرآن پاک ناظرہ پڑھ گیا تو جس لمحے وہ ناظرہ قرآن پاک مکمل کرے گا، اللہ تعالیٰ اسی وقت اس کے ماں باپ کے گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔

قرآن پاک حفظ کرانے کی فضیلت

اگر بیٹے یا بیٹی کو قرآن پاک حفظ کرنے کے لئے چھوڑا اور وہ حافظ بن گیا

یا بیٹی حافظہ بن گئی، تو حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو نور کا ایسا تاج پہنائیں گے کہ جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی، بلکہ سورج کسی گھر میں آجائے تو اتنی روشنی نہیں ہوگی جتنی کہ اس نور کے بنے ہوئے تاج کی روشنی ہوگی، لوگ حیران ہونگے، وہ پوچھیں گے کہ یہ کون ہیں؟ ان کو کہا جائے گا کہ یہ تو انبیاء بھی نہیں، شہداء بھی نہیں؛ بلکہ یہ وہ خوش نصیب والدین ہیں جنہوں نے اپنے بیٹے یا بیٹی کو قرآن پاک حفظ کرایا تھا، آج اللہ تعالیٰ نے نور کے بنے ہوئے تاج ان کے سروں پر رکھ دیئے، تو دیکھا؛ عورت کو قدم قدم پر اجر وثواب مل رہے ہیں۔

گھریلو کام کاج پر اجر

عورت اپنے گھر کے کام کاج کرتی ہے تو کام کاج کرنے پر بھی اجر وثواب عطا کیا جاتا ہے، مثلاً کونسی عورت ہے جو گھر کے اندر Dusting (صفائی) کا کام نہیں کرتی؟ گھر کے اندر اپنے کپڑے نہیں دھوتی یا گھر کے اندر کھانا وغیرہ نہیں پکاتی؟ یہ کام تو سب عورتیں ہی گھر میں کرتی ہیں، اس پر بھی عورت کو اجر وثواب عطا کیا جاتا ہے، ایک حدیث پاک عرض کر رہا ہوں، فرمایا گیا کہ جو عورت اپنے خاوند کے گھر میں کوئی بے ترتیب پڑی ہوئی چیز کو اٹھا کر ترتیب کے ساتھ رکھ دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ ایک نیکی عطا فرماتے ہیں، ایک گناہ معاف فرماتے ہیں، اور جنت میں ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں، اب عورتیں روزانہ کتنی چیزوں کو ترتیب سے گھر میں رکھتی ہیں، کچن کی چیزوں کو لے لیں تو میرا خیال ہے کہ پچاس چیزوں کو تو ترتیب سے رکھتی ہی ہونگی۔

نیت کا فساد

عورتوں کو نیت کرنے کا پتہ نہیں ہوتا کہ ہم نے کس نیت سے کام کرنا ہے، آج عورتیں کس نیت سے گھروں کو صاف رکھتی ہیں؟ او جی! لوگ کیا کہیں گے،

لوگ کہیں گے یہ تو گندی ہی بنی رہتی ہے، جب عورت اس نیت کے ساتھ گھر کو صاف ستھرا رکھے گی تو اسے ذرہ برابر بھی ثواب نہیں ملے گا: اس لئے کہ اس نے تو لوگوں کو دکھانے کے لئے کام کیا۔

اپنی نیت درست کریں

نیت ٹھیک کرنا، ایک مستقل مسئلہ ہے، آج عورتوں کو صحیح نیت کا سبق نہیں سکھایا جاتا کہ کس نیت کے ساتھ انہوں نے صفائی کرنی ہے، یاد رکھیں! کہ نیت ٹھیک ہوگی تو ثواب مل جائے گا، نیت ٹھیک نہیں ہوگی تو ثواب نہیں ملے گا۔

مثال (۱)

نیت کا ٹھیک کرنا چونکہ ایک اہم مسئلہ ہے اس لئے اس کو ایک مثال سے واضح کیا جاتا ہے، علماء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی آدمی گھر بنائے اور کمرے کے اندر کھڑکی لگوائے، روشن دان بنوائے، مگر نیت یہ ہو کہ مجھے اس میں سے ہوا آئے گی اور روشنی آئے گی، اس آدمی کو ہوا اور روشنی تو ملے گی، مگر ثواب بالکل نہیں ملے گا، اس لئے کہ جب اس نے نیت ہی ہوا اور روشنی کی کی، تو وہ چیز اس کو مل گئی، مگر ایک دوسرا آدمی اپنا کمرہ بنواتا ہے، اس میں کھڑکی یا روشن دان لگواتا ہے اور نیت یہ کرتا ہے کہ مجھے اس میں سے اذان کی آواز کمرے میں سنائی دیا کرے گی، تو علماء نے لکھا ہے کہ اس کو اس پر اجر و ثواب بھی ملے گا، ہوا اور روشنی تو اس کو مفت میں مل جائے گی۔

مثال (۲)

ایک اور مثال سمجھیں کہ ایک عوت گھر میں کھانا پکا رہی ہے، اگر کھانا بناتے ہوئے اس نے سالن میں ایک گھونٹ زیادہ پانی ڈال دیا تو علماء نے مسئلہ لکھا ہے کہ جتنا پانی مناسب تھا گھر کے سب لوگوں کے لئے اتنا پانی ڈالنے کے

بعد اگر وہ ایک گھونٹ پانی اور ڈال دیتی ہے، اس نیت کے ساتھ کہ شاید کوئی مہمان آجائے، شاید ہمیں کسی پڑوسی کو کھانا دینا پڑ جائے، اس نیت کے ساتھ اگر ایک گھونٹ پانی اس نے سالن میں ڈال دیا، تو اس عورت کو مہمان کا کھانا پکانے کا ثواب عطا کر دیا جائے گا، اب بتاؤ! کونسی عورت ہے جو یہ ثواب نہیں لے سکتی؟ سب لے سکتی ہیں، مگر دین کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ان ثوابوں سے محروم رہجاتی ہیں، اسی لئے تو اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: [طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ] ''علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے'' گویا عورتوں پر بھی فرض ہے کہ وہ دین کا علم حاصل کریں اور یہ بیچاریاں دین سے اس قدر بے بہرہ رہ جاتی ہیں کہ ان کو غسل کے فرائض کا بھی پتہ نہیں ہوتا، مسائل کا صحیح پتہ نہیں ہوتا۔

اچھی نیت کا ثمرہ

عموماً گھر کی صفائی عورت اس لئے کرتی ہے کہ جی! لوگ کیا کہیں گے؟ کہ بیوقوف سی ہے، لوگ کہیں گے اس کو ذرا عقل نہیں ہے، نہیں اللہ کی بندی! اس لئے صفائی نہ کر، بلکہ نیت یہ کرلے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ ''بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے بھی محبت کرتا ہے اور صاف ستھرا رہنے والوں سے بھی محبت کرتا ہے'' کیا مطلب؟ توبہ کرنے سے دل کی صفائی ہوتی ہے اور ویسے صاف رہنے سے باہر کی صفائی ہوتی ہے، گویا جو آدمی باہر کی صفائی کرے گا اس سے بھی اللہ راضی، جو دل کی صفائی کرے گا اس سے بھی اللہ راضی، تو عورتوں کو چاہئے کہ اگر گھر میں جھاڑو دے رہی ہیں تو نیت یہ کرلیں کہ اللہ تعالیٰ پاکیزگی اور صفائی کو پسند فرماتے ہیں، شریعت کا حکم ہے کہ [اَلطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ] صفائی آدھا ایمان ہے، تو آپ دل میں نیت یہ کرلیا کریں کہ اس لئے گھر کی صفائی کر رہی ہوں کہ نبی اکرم

ﷺ نے فرمایا کہ پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔ اور پاکیزہ اور صاف رہنے والوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں، آپ اس نیت سے گھر کو صاف رکھیں، نگینہ بنا کر رکھیں، گھر کے فرنیچر کو چمکائیں، کپڑوں کو دھو دھو کے رکھیں، آپ کو ہر کام پر اجر وثواب ملتا چلا جائے گا، کیونکہ آپ کی نیت ٹھیک ہوگئی کہ آپ نے اللہ کی رضا کے لئے سب کچھ کیا ہے۔

ماں باپ کو ملنے کی فضیلت

وہ کونسی بیٹی ہوگی جس کی شادی ہو اور وہ اپنے ماں باپ کو ملنے کے لئے نہ آئے؟ سبھی بیٹیاں آتی ہیں، مگر نیت کیا ہوتی ہے؟ جی! بس میں امی سے ملنے جا رہی ہوں، حدیث پاک میں آتا ہے کہ جس بچی کی شادی ہو جائے اور وہ اپنے ماں باپ کی زیارت کی نیت کر لے کہ میں اپنے ماں باپ سے ملنے جا رہی ہوں اور خاوند سے اجازت لے کر جائے اور دل میں یہ ہو کہ اس عمل سے اللہ راضی ہو نگے، تو اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اس کو سو نیکیاں عطا فرما دیتے ہیں، سو گناہ معاف کر دیتے ہیں، اور جنت میں سو درجے بلند کر دیتے ہیں۔

اب بتائے کہ بیٹی اپنی ماں باپ کی زیارت کے لئے اس نیت سے آ رہی ہے کہ اس عمل سے اللہ راضی ہو نگے تو حدیث کا مفہوم ہے کہ ہر قدم اٹھانے پر اسے سو نیکیاں ملیں گی، سو گناہ معاف ہوں گے اور جنت میں سو درجے بلند کر دیئے جائیں گے۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ اگر یہ ماں باپ کے پاس آئی اور ان کے چہرے پر اس نے عقیدت کی نظر ڈالی، تو اللہ تعالیٰ ہر نظر ڈالنے پر اس کو ایک حج یا عمرہ کا ثواب عطا فرمائیں گے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! جو آدمی اپنے ماں باپ کو بار بار محبت اور عقیدت کی نظر سے دیکھے؟ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا، جتنی بار دیکھیں گے اتنی بار حج یا عمرہ کا ثواب عطا کیا جائے گا۔

بچوں کی تربیت کمی

آج عورتیں مائیں تو بن جاتی ہیں، مگر ان کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ بچے کو تربیت کیسے دینی ہے، اس بیچاری نے خود ہی تربیت نہیں پائی ہوتی ہے اپنے بچے کو کیا تربیت دے گی، آج یہی بنیادی وجہ ہے کہ ہمارے ماحول، معاشرہ میں بچوں کو صحیح تربیت نہیں ہوتی، ایک وقت تھا جب کہ مائیں بچوں کی اچھی تربیت کے لئے خوب کوشش کرتی تھیں، آج ہے کوئی ماں جو کہے کہ میں بچے کا یقین اللہ کے ساتھ بناتی ہوں؟ ہے کوئی ماں جو کہے کہ میں تو صبح شام کھانا کھلاتے ہوئے اپنے بچے کو ترغیب دیتی ہوں کہ ہر حال میں سچ بولنا ہے؟ ان چیزوں کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی، باپ ذرا سی نصیحت کردے تو ماں فوراً کہتی ہے، بڑا ہوگا، تو ٹھیک ہوجائے گا، حالانکہ بچپن کی بری عادتیں، بچپن میں بھی نہیں چھوٹتیں، آج تربیت نہ ہونے کی وجہ سے اولاد جب بڑی ہوتی ہے تو وہ اپنے باپ سے یوں نفرت کرتی ہے جیسے کہ باپ سے نفرت کی جاتی ہے۔

ایک وقت تھا کہ عورت صبح کی نماز پڑھا کرتی تھی اور بچوں کو اپنی گود میں لے کر کبھی سورۂ یٰسین پڑھ رہی ہوتی تھی، کبھی سورۂ واقعہ پڑھ رہی ہوتی تھی، اس وقت بچے کے دل میں انوارات اتر رہے ہوتے تھے، آج وہ مائیں کہاں گئیں جو صبح کے وقت بچے کو گود میں لے کر قرآن پڑھا کرتی تھیں؟ آج تو سورج نکل جاتا ہے، مگر بچہ بھی سویا ہوا ہوتا ہے اور ماں بھی سوئی ہوئی ہوتی ہے، شام کا وقت ہوتا ہے بچے کو ماں نے گود میں ڈالا، ادھر سینے سے لگا کر دودھ پلا رہی ہے، ساتھ ہی بیٹھی ٹی وی پر ڈرامہ دیکھ رہی ہے، اے ماں! جب تو ڈرامے میں غیر محرم مردوں کو دیکھے گی، موسیقی سنے گی، اور غلط کام کرے گی، اور ایسی حالت میں بیٹے کو دودھ پلائے گی، تو بتا! تیرا بیٹا جنید بغدادیؒ کیسے بنے گا؟ بتا کہ تیرا بیٹا عبد القادر جیلانیؒ کیسے بنے گا؟۔

قرآن پاک سے لگاؤ

سنئے! اور دل کے کانوں سے سنئے! کہ جس طرح مرد عبادت کر کے اللہ رب العزت کا تعلق حاصل کر سکتا ہے اسی طرح عورت بھی عبادت کر کے اللہ رب العزت کا تعلق اور اس کی معرفت حاصل کر سکتی ہے، ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا نے تنور پر روٹیاں پکوائیں اور ان کو اپنے سر پر رکھا اور چلتے ہوئے کہنے لگی، لے بہن! میرے تو تین پارے بھی مکمل ہو گئے اور میری روٹیاں بھی پک گئیں، تب پتہ چلا کہ یہ عورتیں جتنی دیر روٹی پکنے کے انتظار میں بیٹھی تھیں ان کی زبان پر قرآن جاری رہتا تھا، حتیٰ کہ اس دوران میں تین تین پارے قرآن کی تلاوت کر لیا کرتی تھیں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذوق عبادت

ایک وقت تھا کہ عورتیں سارا دن گھر کے کام کاج میں مصروف رہتی تھیں، اور جب رات آتی تھی تو مصلے کے اوپر رات گزار دیا کرتی تھیں، سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے بارے میں آتا ہے کہ سردیوں کی لمبی رات تھی عشاء کی نماز پڑھ کر دو رکعت نفل کی نیت باندھ لی، طبیعت میں ایسا سرور تھا، ایسا مزہ تھا تلاوت قرآن میں ایسی حلاوت نصیب ہوئی کہ پڑھتی رہیں، پڑھتی رہیں حتیٰ کہ جب سلام پھیرا تو دیکھا کہ صبح کا وقت ہونے کو ہے تو رونے بیٹھ گئیں اور یہ دعا کرنے لگیں کہ اے اللہ! تیری راتیں بھی کتنی چھوٹی ہو گئیں کہ میں نے دو رکعت کی نیت باندھی اور تیری رات ختم ہو گئی۔

ایک وہ عورتیں تھیں جن کو راتوں کے چھوٹا ہونے کا شکوہ ہوا کرتا تھا، ایک آج ہماری مائیں بہنیں ہیں جن میں سے قسمت والیوں کو پانچ وقت کی نماز پڑھنے کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

قابل رشک عورتیں

ایک وقت تھا جب کہ خاوند حضرات تجارت کے لئے گھر سے نکلا کرتے

تھے تو ان کی بیویاں مصلے پر بیٹھ کر چاشت کی نمازیں پڑھا کرتی تھیں، ان کی بیویاں اپنے دامن پھیلا کر اللہ سے دعائیں مانگتی تھی: اے اللہ! اے اللہ! میرا خاوند اس وقت رزق حلال کے لئے گھر سے نکل پڑا ہے، اس کے رزق میں برکت عطا فرمایئے، اس کے کام میں برکت عطا فرمایئے، عورت رو رو کر دعا مانگ رہی ہوتی تھی، اللہ تعالیٰ مرد کے کام میں برکت دے دیتے تھے۔

عورت گھر کی زینت

مسلمان معاشرے میں عورت گھر کی ملکہ کا درجہ رکھتی ہے، لہٰذا گھر کے ماحول کا دارومدار عورت کی دینداری پر موقوف ہوتا ہے، عورتیں اگر نیک طبع ہوں گی تو بچوں کو بھی دینی رنگ سے رنگ دیں گیں، پس مسلمان لڑکیوں اور عورتوں کی دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت پر بالخصوص محنت کی ضرورت ہے، کسی نے سچ کہا ہے ''مرد پڑھا فرد پڑھا، عورت پڑھی خاندان پڑھا'' دانایان فرنگ میں سے کسی کا قول ہے کہ ''تم مجھے اچھی مائیں دو، میں تمہیں اچھی قوم دوں گا'' امت مسلمہ کو آج کل مسلمان لڑکیوں کی دینی تعلیم وتربیت پر محنت کرنے کی نسبتاً زیادہ ضرورت ہے، تاکہ ہماری آنے والی نسلیں ماں کی گود سے ہی دین کی محبت اور عمدہ اخلاق کی دولت پائیں اور اُفقِ عالم پر آفتاب و ماہتاب کی طرح نور برسائیں۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ